

## 339526-لیلۃ القدر کی تعین اور کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی لیلۃ القدر کی رات ایک ہی رمضان میں دوبار پائے؟

### سوال

کتاب و سنت کی روشنی میں رمضان کے آخری عشرے کے متعلق اور لیلۃ القدر کے بارے میں یہ بات کیسے سمجھیں کہ یہ طاق راتوں میں آتی ہے؟ مثلاً: اگر کوئی شخص الگ چاند نظر آنے والے دلمکوں کے درمیان دو متوال طاق راتیں سفر کرے اور راتیں گزارے پھر یہ دونوں راتیں دونوں دلمکوں میں آنے والے دن کی علامات کی بنابر لیلۃ القدر ہوں، تو کیا ایسا امکان ہے کہ اس شخص کو ایک رمضان میں دو مرتبہ شب قدر نصیب ہوئی؟ مزید برآں یہ بھی ہے کہ آخری عشرہ میں طاق اور جنت راتوں کی تعین کیسے ہوتی ہے؟ کیونکہ رمضان المبارک کے آغاز یا اختتام کو دیکھیں تو طاق اور جنت راتیں مختلف ہوں گی۔

### جواب کا خلاصہ

1- جب دلمکوں میں ممینے کا آغاز الگ الگ ہوا ایک ملک کی طاق رات دوسرے ملک کی جنت رات ہوگی، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ راتیں دو ہو جائیں گی یعنی اگر کسی نے ایک ملک میں ایک رات پالی تو پھر وہ سفر کر کے دوسرے ملک میں چلا جائے اور وہاں بھی لیلۃ القدر پائے ایک ہی رات ہے۔ 2- یہ صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی رات کو انسان دو مرتبہ پائے، مثلاً: مسئلہ کے روز لیلۃ القدر تھی تو کسی نے پوری رات یا اس کا کچھ حصہ عبادت کی اور پھر مغرب کی سمت سفر شروع کر دیا تو ایک بار پھر اسی رات کو پائے گا؛ کیونکہ رات کا آغاز مشرق کی سمت میں پہنچے ہوتا ہے۔

### پسندیدہ جواب

### مشمولات

- شب قدر کی تعین
- کیا لیلۃ القدر الگ ممالک میں مختلف ہوتی ہے؟

اول:

### شب قدر کی تعین

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے، یعنی 21، 23، 25، 27، اور 29۔ بالکل ایسے ہی جنت راتوں میں بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ یہی جنت راتیں ممینے کے 30 دن ہونے کی صورت میں باقی رہ جانے والے ایام کو دیکھیں تو طاق بنتی ہیں، جیسے کہ صحیح بخاری: (2022) میں سیدنا بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شب قدر آخری عشرے کی نو گزر جانے والی یا سات باقی رہ جانے والی راتوں میں ہے۔) مزید خالد، عکرمہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: 24 ویں تاریخ کو لیلۃ القدر تلاش کریں۔

راتوں کو دو طرح سے شمار کیا جاسکتا ہے کہ ممینے کے آغاز سے بھی اور اختتام سے بھی، جیسے کہ صحیح بخاری: (2021) میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، جب 9 راتیں باقی رہ جائیں، جب 7 راتیں باقی رہ جائیں اور جب 5 راتیں باقی رہ جائیں۔)

اسی طرح صحیح مسلم: (1167) میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کی تعین سے قبل شب قدر کی تعین سے قبل شب قدر کی تلاش میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعماک ف کیا، توجب درمیانی عشرے کی تمام راتیں گزر گئیں تو آپ نے خیہ ہنادینے کا حکم دیا تو اسے ہنادیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرے میں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ خیہ لگانے کا حکم دیا اور خیہ لگادیا گیا، پھر آپ نے لوگوں کے پاس آکر خطاب کیا اور فرمایا: لوگوں کی لیلۃ القدر میرے لیے واضح کر دی کی تھی اور میں تمیں شب قدر کے متعلق بتلانے کے لیے نکلا تھا، لیکن دو آدمی بھکڑا ہے تھے اور ان کے ساتھ شیطان تھا تو مجھے رات کی تعین بھلا دی گئی، اب تم اس رات کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر کی تلاش 9، 7، اور 5 ویں رات میں کرو) راوی کہتے ہیں میں نے کہا: ابوسعید آپ کو گنے کا طریقہ ہم سے زیادہ معلوم ہے۔ اس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: "بالکل، اس حوالے سے ہماری ذمہ داری بھی تم سے زیادہ بنتی ہے۔" راوی کہتے ہیں میں نے کہا: یہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہے؟ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: "جب ایکس راتیں گزر جائیں تو اب جو اس کے بعد آئے گی وہ بائیسویں رات ہے، پھر جب تیس راتیں گزر جائیں اب اس کے بعد جو آئے گی وہ ساتویں رات ہے، پھر جب پچھیں راتیں گزر جائیں تو اس کے بعد والی رات پانچویں ہے۔"

اس لیے اگر کوئی یقینی طور پر لیلۃ القدر حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ پورا آخری عشرہ قیام کرے۔

ابن عطیہ رحمہ اللہ اپنی تفسیر: (505/5) میں لکھتے ہیں:

"لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں کھومتی ہے، یہی موقف صحیح اور قابل اعتماد ہے، چنانچہ طاق رات کا اعتبار میں کے 30 یا 29 دونوں اعتبار سے دیکھنا ہوگا، لہذا شب قدر کے متلاشی کوچاہیے کہ 20 ویں رات سے ہی آخری عشرے کی ہر رات میں میں کے آخر تک شب قدر تلاش کرے؛ کیونکہ میں کے اختتام کے اعتبار سے دیکھیں تو 30 دن پورے ہونے کی صورت میں طاق بننے والی راتیں اور ہوں گی اور میں 29 ہونے کی صورت میں اور ہوں گی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: تین راتیں باقی رہ جائیں، پانچ راتیں باقی رہ جائیں، اور سات راتیں باقی رہ جائیں۔ دوسری بجھ فرمایا: آخری عشرے کی تیسرا، پانچویں، ساتویں اور نویں رات میں شب قدر تلاش کرو۔

مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نویں رات سے 21 ویں رات مرادی ہے۔

ابن جبیب کہتے ہیں: مالک کی بات اس وقت ہے جب میں 29 کا ہو۔

تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کے 29 یا 30 کا ہونے کا خیال رکھا، اس لیے یقینی طور پر لیلۃ القدر اسی کو نصیب ہو گی جو پورا عشرہ عبادت کرے۔ "ختم شد"

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے) لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں آتی ہے لیکن یہ طاق راتیں گزشتہ ایام کے اعتبار سے 21، 23، 25، 27، 29، اور 30 بنتی ہیں جبکہ باقی راتوں کے اعتبار سے طاق راتیں الگ بنیں گے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ: ([شب قدر تلاش کرو] جب 9 راتیں باقی رہ جائیں، 7 راتیں باقی رہ جائیں، 5 راتیں باقی رہ جائیں) 3 راتیں باقی رہ جائیں)

اس بنا پر: اگر میں 30 دونوں کا ہو تو مذکورہ حدیث کے مطابق جفت راتوں کو طاق راتیں بنی گی لہذا بائیسویں رات نویں باقی رہ جانے والی رات ہو گی، چوبیسویں رات ساتویں باقی رہ جانے والی رات ہو گی، یہی وضاحت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی صحیح حدیث میں کی ہے، اور اسی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، اور اگر میں 29 دونوں کا ہو تو پھر میں کے آغاز اور اختتام دونوں اعتبار سے طاق راتیں ایک ہی ہوں گی۔

تو اگر معاملہ ایسا ہے تو پھر اہل ایمان کو شب قدر پورے آخری عشرے میں تلاش کرنی چاہیے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ: (اس رات کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔) ختم شد

"مجموع الفتاوی" (25/284)

## کیا لیلۃ القدر الگ ممالک میں مختلف ہوتی ہے؟

اگر دو ملکوں میں ممینے کا آغاز الگ الگ ہو تو ایک ملک کی جفت رات دوسرے ملک کی طاق رات ہوگی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو رات میں الگ الگ ہیں کہ ایک بجہ رات پا کر پھر دوسرے ملک میں جا کر دوسری رات پالے! بلکہ رات ایک ہی ہوگی۔

مثلاً: کسی جگہ ماہ رمضان کی 27 ویں رات شب قدر تھی، تو دونوں ملکوں میں 27 کا دن مثلاً: منگل یا بده کا دن ہو گا؛ کیونکہ دونوں ملکوں میں ممینے کا آغاز الگ الگ ہوا تھا، اس صورت میں لیلۃ القدر کی رات ایک ہی ہوگی پرانچہ اگر کسی ملک میں منگل کی رات لیلۃ القدر ہے تو بده کی رات لیلۃ القدر نہیں ہو سکتی، اسی طرح اگر بده کی رات لیلۃ القدر ہے تو منگل کی رات لیلۃ القدر نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اگر منگل کی رات کسی ملک میں 27 ویں رات بنتی ہے تو وہ کسی اور ملک میں 26 ویں کی رات ہے، اس بات سے یہ چیز سمجھ میں آتی ہے کہ جفت راتوں کو بھی بھر پور عبادت کی جائے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ رؤیت بلال میں خلل کی وجہ سے جفت رات بھی درحقیقت طاق رات ہو۔

مذکورہ وضاحت کے بعد صرف یہ صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی رات کو انسان دو مرتبہ پالے، مثلاً: منگل کے روز لیلۃ القدر تھی تو کسی نے پوری رات یا اس کا کچھ حصہ عبادت کی اور پھر مغرب کی سمت سفر شروع کر دیا تو ایک بار پھر اسی رات کو پالے گا؛ کیونکہ رات کا آغاز مشرق کی سمت میں پہنچے ہوتا ہے۔